

نمازوں کے بعد دعاء

قرآن و سنت، اجماع و تعامل خیر القرون، عہل سلف صالحین
و ائمہ مجتهدین، نصوص فقہاء کرام و اکابر عظام

اور
مروجہ طریقہ

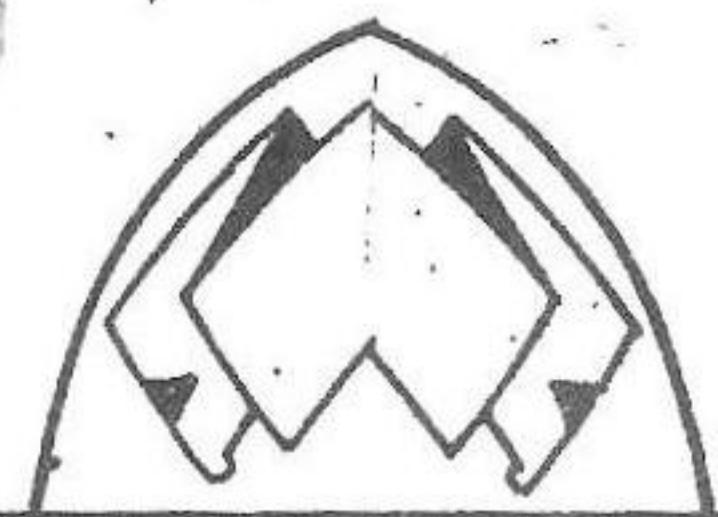
تألیف

فقیہ العصر مفتی عظیم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رامنگار کشمکشم

الر شہد



فَلَمَّا وَجَدُوا أَنَّ الظَّفَرَ كَالْأَشْدِينَ الْمُلَادِينَ تَحْسَلُ فَاهِمًا عَصْفَانَ



زُبُرَةُ الْكَاهِنِ

(٣)

بِحُكْمِ الدُّرْعَاءِ بَعْدِ الصِّلْوَانِ

يقم ذالجحد منك الجحد قال وحد شئ كعبه ان صحبياً حدثه ان محمد صلى الله عليه وسلم كان يقوله عن الصلاة من صلاة (نساف)

(١٤) عن ثوبان رضي الله تعالى عنهما النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا راده يضرف اخذ بيدي يوماً ثم قال يا معاذ والله اني لا حباك فقال معاذ باني انت واخي يا رسول الله من صلوة استغفر لاث مرات ثم قال اللهم انت السلام الم (رواية ابو داؤد)
 (١٥) عن زيد بن ارقم رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول (صلى الله عليه وسلم) وانا والله احبك او صيك يا معاذ لا تن عن في در كل صلوة ان تقول اللهم اعني على ذكرك وشكوك وحسن عبادتك قال واوصي بين لك معاذ في در كل صلوة اللهم ربنا ورب كل شيء انا شهيد انك الرب لا شريك لك اللهم ربنا ورب الصنائع واوصي الصنائع ابا عبد الرحمن الحبلي واوصي ابو عبد الرحمن عقبة بن ابي شئ عانا شهيد ان محمد عبده ورسولك اللهم ربنا ورب كل شيء انا شهيد ان العباد كلهم مسلمون هذا احاديث صحيح على شرط الشعيبين ولم يخرجها وقال الذي في التلخيص على اخوة اللهم ربنا ورب كل شيء اجعلني خلصا لك واهلي في كل ساعة من الدنيا والآخرة يا شرطهما (مستند ١٢٣ ج ١) وآخر حجرة ابو داؤد والنمساني وصححة ابن حبان .

(١٦) عن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا فرغ من الصلوة وسلم قال لا الا الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء وقدير اللهم امام لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذالجحد منك الجحد ولخط البخاري في كتاب الاعتصام انه صلى الله عليه وسلم كان يقول هذه الكلمات در كل صلوة وفي كتاب الصلوة في در كل صلوة مكتوبة (رواية البخاري وسلوة ابو داؤد والنمساني)
 (١٧) عن ابي عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه قال امرت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرأ العوذات در كل صلوة (رواية ابو داؤد)
 (١٨) في مستند الامام احمد وسنن ابن ماجة وكتاب ابن السنف عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت كانت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اضطر اليه سبب العصبية قال اللهم اني اسألك عدانا فاعذ
 (١٩) الا متقيلا ورزقاطيا (كتاب الادراك للنورى)
 (٢٠) وبعد صلوتي الصبح والمغرب ايضا قبل ان يتکلم اللهم اجر في من النار سبع مرات
 (٢١) اه ابو داؤد والنمساني وابن حبيب (المحصن الحصين للجزري)
 (٢٢) عن ابي عباس رضي الله تعالى عنها فاذا افرغت فانصب يقول فاذا افرغت ما

عليك من الصلوة فاسألك الله وارغب اليه والنصب له (تفسير ابن حجر طبرى)
 (٢٣) عن انس رضي الله تعالى عنه قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على ام سليم حين اقبل عليهما بوجهه اللهم اني اعوذ بك من كل عمل يحيى واعوذ بك من كل صاحب يؤذني واعوذ بك من كل عمل يهيني واعوذ بك من كل فقر يشفي واعوذ بك من كل غنى يطغى (رواية البزار والبزار)
 (٢٤) عن علي رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سلم من الصلوة قال اللهم اغفر لي ما قلت و ما اخترت وما اسررت وما اعلنت وما اسررت و انت اعلم به صحي انت المعلم والمؤخر لا الا انت (رواية ابو داؤد)

زبدة الكلمات
 (٢٥) عن عبد الرحمن بن عثمان رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من
 (٢٦) العميل لا الا الله مخصوص له الدين ولو كره الكفرون (رواية مسلم)
 (٢٧) عن عبد الرحمن بن عثمان رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من

قال العلامة الشاھ محمد انور قدس سرہ نعم اصل سنۃ الدعاء يحصل بغیر فرم الید
 اذن النقل في الرفع بعد الصلوة وإنما الرفع كما في السنۃ تحصل سنۃ به وبغیره فلا سبیل
 تبییم من رفع ولا الى تجھیل من ترك وام الامور المحدثة من عقد صورۃ الجماعة
 الاعباء بجماعۃ الصلوۃ والانکار على تارکها ونصبے امام ثرا تھام به فيه وغير ذلك من قلة
 الامر وكثرة الجھل والجھاء امام مفترطاً ومفترطاً والله الموفق المصوّب
 (النفاذ المرغوب للمسفتی کفاية الله رحمه اللہ علیہ)

مالکیہ :

٥) كره مالک رضی اللہ عنہ وجماۃ من العماء (لمۃ المساجد والجماعات الدعاء بعد
 الصلوات المكتوبۃ جھر الحاضرین الخ (امداد الفتاوی ص ١٧٢)

٦) وقد اکثر الناس في هذه المسألة اعنی دعاء الامام عقب الصلوة وتأمین الحاضرین
 لدعائے وحاصله ما الفضل عن الإمام ابن عوفة والغیرین ان ذلت ان كان على نسبة
 انت من سنۃ الصلوۃ وفضائلها فهو غير جائز وان كان من السلامۃ من ذلك فهو باقٍ على
 اصل الدعاء والدعاء عبادة شرعیة فضائلها من الشرعیۃ مطہوم عظامہ (امداد الفتاوی ص ١٧٣)

شافعیہ :

٧) في فتح المعاید مع المتن ویسیں ذکر دعاء سڑا عقبها (الصلوۃ ای سیتی الاسرار
 المنفرد واما موم وامام لحریر وتعلیم الحاضرین ولا تأمینهم للداعیۃ بسماء
 (امداد الفتاوی ص ١٧٤)

٨) في شرح العیاب لابن حجر وفتواه الكبرى ویسیں للمصلح اذا كان منفردًا
 امام واما حکما في المجموع عن النص بعد السلام عن الصلوۃ اکشار ذکر الله تعالى
 الدعاء سڑا للخبراء الصیحۃ لكن قال الاستوی الحق ایسیں للامامان خیصر في
 الدعاء بحضور المأمورین فاذ النصر فرواطولے (امداد الفتاوی ص ١٧٥)

نابلہ :

٩) قال الشیخ المنصور بن ادریس الخلیل في شرح الانقام مع المتن یسیں ذکر
 الدعاء والاستغفار عقب الصلوۃ المكتوبۃ (الی ان قال) ویدعو الامام بعد فجر و
 ان میارت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں "اواما" کا لفظ رکھ گیا ہے۔ ارشید احمد

قال قبل ان ینصرف ویشی رجلیہ من صلوۃ المغرب وصیح لا اللہ الا اللہ وحدہ لا شریک له الم
 عشرہ رات الخ (رواہ احمد)

٢٥) كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الصبح وهو ثان رجلیہ يقول سبحان الله
 وسبحانه واستغفر لله انه كان توابا سبعين مرتبة ثم يقول سبعين بسبعين الحديثة .

او پر کی تین حدیثوں میں حمد و شکا کا بیان ہے جو افضل ترین دعاء ہے۔

قال صلى الله عليه وسلم خير الدعا دعاء يوم عرفة وخير ما قلت أنا والنبيون من قبلني لا الله
 إلا الله وحدة لا شریک له الملاك وله الحمد وهو على كل شيء عظيم رواه مالک والتزمدی ف
 الحمد وغيرهم شرح النقایۃ للقاری وقيل لابن عینیۃ هذَا شاد فلم سماحة رسول الله صلى الله عليه
 وسلم دعاء الثناء على الكربلادعاء لانه يعرف حاجة فتح قلت يشير بهذا المی خبر من
 شغله ذکری عن مسائلی اعطيته افضل ما اعطی السائلین ومنه قول امية بن الحصیت
 في ملح بعض الملوک .

١١) ذکر حاجتی ام قد کفافی
 شناویشان شیخیتی الحیاء
 کفاف من تعرضاک الشناء
 اذا اشیی علیکی المرء يوما

٢٤) ان الله تعالى کرہ لكم ثلاثاً اللغو عند القرآن ورفع الصوت في الدعاء والتحسر
 في الصلوۃ (عبد) عن عیین بن کثیر مسلم (١٧٣) (الجامع الصغير ص ٣)

عبارات فقه

حنفیہ :

١) اذا دعاء المؤذن جهراً ومحضه معه القوم اليهذا يتعلّمون الدعاء لا يأس به و اذا

تعلموا حینیشیں یکوت المجهر بدلعة (ہندیہ ص ۱۳ ج ۵) سیانیۃ بهامش العندیۃ ص ۱ ج ۲

٢) واعظید عوائلک اسبوع بلدعا مسنون جھر التعليم القوم ویخافتة القوم اذا تعلّم
 القوم خافتھے وان جھر فهو بدعة (بزاریہ على هامش العاملگیریہ ص ۱۳ ج ۲)

٣) ویستحب للعامام (الی) وان یستقبل بعدة الناس (الی) ثم یرد عون لانفسهم

وللمسالمین رافعی ایدیام ثم یسخون بهار جو ہم فآخرہ (نور الانضاح)

عصر الحضور الملائكة فيه افيون منون على الدعا فيكون اقرب للإجابة ولكن ايد عو بعد غيرها من الصلاوات لانه من اوقات الاجابة ادب المكتوبات (الى قوله) ويكمل الإمام استقباله القبلة بل يستقبل المأمورين لما تقدم اشد ينحرف اليهم اذا سلم وليم الداعي في الدعا ويكره ثلاث اذان نوع من الاخراج والدعا مثلاً افضل منه بحسب اقواله تعالى ادعوا ربكم تضرعاً وخفية لانه اقرب الى الاخلاص قال يكمل رفع الصوت به في الصلاة وغيرها الا حاج فان رفع الصوت له افضل لحل بيت افضل الحاج الحج والنجف.

(ابن القتادی جلد ٣)

ذکرہ بالروايات وعبارات سے امور ذیل ثابت ہوئے:

۱) فرانض کے بعد ادعیہ واذکار روایات صحیحہ صریحہ کثیرہ سے ثابت ہیں۔ حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ظہر، مغرب اور عشار میں امام فرانض کے سلام کے بعد مسلمتوں کے لئے کھڑا ہو جائے، تاخیر مکروہ ہے، ان کے باوجود روایات مذکورہ کی دو توجیہیں ہیں:

۱) یہ روایات فجر و عصر سے متعلق ہیں۔

۲) فرانض کے بعد کی سنن و نوافل کا حکم فرانض کے جبر لقصان کے لئے ہے، اسلئے یہ متحقی بالفرانض ہیں، اہنذا بر المکتبات سے سع المحتبات مراد ہے، یعنی سنن و نوافل کے بعد۔ بہر کیف فرانض کے بعد ذکر و دعا سے متعلق اسقدر روایات میں کہ اس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

۳) دعا، بعد الفرانض میں رفع یہین بھی ثابت ہے، اگرچہ اس سے متعلق بعض روایات میں ضعف ہے مگر اولاً فضائل میں عمل بالضعیف بھی جائز ہے۔ شانعًا اسے دوسری روایات سے اعتضاد حاصل ہے۔ ثالثاً مطلق دعا، میں رفع یہین احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور تکلیفیں دعا بعد الفرانض بھی داخل ہے (اس سے رجوع کی تفصیل تضمیمیہ میں ہے)۔

۴) دعا، بعد الفرانض میں رفع یہین کے فاسد اور تارک میں سے کسی پہچی اعتراض اور ملامت جائز نہیں۔ (العبارة الرابعة)

۵) ظہر، مغرب اور عشار میں امام فرانض کے سلام کے بعد مسلمتوں کے لئے کھڑا ہو جائے، اللہ قادر سے زیادہ تاخیر مکروہ ہے۔

۶) دعا، میں اخفار بالاتفاق زیادہ افضل ہے اور اس صورت میں امید قبول زیادہ ہے۔

۷) مسند طریقہ یہ ہے کہ امام مقتدیوں کی موجودگی میں (الفراد) مختصر دعا کرے جب مقتدی چلے جائیں تو طویل دعا کر سکتا ہے (العبارة الثامنة) لیکن آجکل معاملہ بالکل برعکس ہے مقتدیوں کے سامنے تو بہت لمبی چڑھی دعائیں ہوتی ہیں مگر جوں بخلوت سے روند؟

۸) دعا میں امام اور مقتدیوں کا آپس میں تعلق رکھنا خواہ دعا آہستہ ہی کریں اسکا کسی حدیث سے کوئی ثبوت نہیں۔

۹) امام کے ساتھ ملکر دعا کرنے کی رسم خواہ ستر، ہو یا جبراً دعت ہے جو قلت تم، جمل سے پیدا ہوئی ہے اور جمال کی افراط ہے۔ (العبارة الرابعة والخامسة)

۱۰) اگر امام اس نیت سے جبراً دعا کرتا ہے کہ لوگ دعا کے کلمات سن کر یاد کریں تو اس میں پھر حرج نہیں، جب لوگ دعا یاد کر لیں تو جبراً دعت ہے۔ (العبارة الاولی والثانیة)

۱۱) بعض مالکیہ نے فرض کے بعد امام کے ساتھ اجتماعی دعا کو اس شرط سے جائز کہا ہے کہ اس کو نماز کی سنن و فضائل میں سے نہ سمجھا جائے، اگر نماز کی سنن و فضائل میں شامل کیا جانا ہو تو بالاتفاق جائز نہیں (العبارة السادسة)

۱۲) پیر روایت محمد صاحبہ ندوہ امام مالک اور آپ کے اصحاب جمیل اللہ تعالیٰ کی اس نص کے خلاف سمجھ کہ امام نماز سے فارغ ہو کر فوراً اپنی جگہ سے بہت جائے (المدونۃ ج ۲، الاعتضاد الشاطبی ج ۲، ۲۵۲، ۲۵۳)

۱۳) شافعیہ کے ہاں امام کا جبراً دعا کرنا خلاف سنت ہے، البته مقتدیوں کی تعلیم یا تائید مقصود ہو تو جائز ہے، بشرطیکہ اسکو مسنون سمجھنے کا خطرہ نہ ہو (العبارة السادسة والسابعة)

۱۴) عبارت شایشه و تاسعہ سے دعا میں امام اور مقتدیوں کا آپس میں رابطہ رکھنا ثابت نہیں ہوتا۔

دعا و مروجہ کا تجزیہ:

۱) عوام اسے سنن صلوٰۃ میں سے سمجھنے لگے ہیں۔

۲) اس کا اسقدر التزام ہونے لگا ہے کہ تارک کو ہفت ملامت بتایا جاتا ہے۔ اگر کوئی امام اس طریقہ پر دعا نہ کرے تو اسے امامت سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔

۳) اخفار کی افضليت پر اجماع کے باوجود جہری پراصرار کیا جاتا ہے۔

ان وجہ کی بتا پر نمازوں کے بعد عام مساجد میں دعا، کامروجہ طریقہ ختم کرنا چاہئے۔ اور عمار کو اس طرف زیادہ توجہ مبذول کرنا چاہئے۔ شافعیہ بعض مالکیہ نے جو عین شرائط سے اجازت دی ہے

ظاہر ہے کہ وہ بھی مقيید بالسلامۃ من القباعم المذکورہ ہے، التزام کی وجہ سے تو امر من ووب مستحب بھی واجب الترک ہو جاتا ہے پھر جائیکہ جس کا کوئی ثبوت ہی نہ ہوا وہ پھر اسے نماز کے متعلق میں شمار کیا جانے لگے۔ اس لئے ائمۃ مساجد پر لازم ہے کہ جہر کی رسم کو قبول کلیخ ختم کر دیں اور اجتماعی اسراری دُعا سے متعلق بھی مقتدیوں کو یہ تبلیغ کرتے رہیں کہ یہ طریقہ سنت سے ثابت نہیں۔ اس لئے اسکا زیادہ اہتمام نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ ائمۃ حضرات کبھی بھار علاً بھی اجتماعی دعائیں ناغہ کر دیا کریں تاکہ ہم کے ذہن سے اس طریقہ کی سنتیت کا خیال نکل جائے، مگر عملی اقدام سے قبل بطریقی احسن ملاحظت اور زمی سے لوگوں کو مسئلہ کی حقیقت سمجھائیں اور خوب ذہن نشین کرائیں تاکہ انتشار و فتنہ کی صورت پیدا نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ عالم

الحق :

روایاتِ ذیل سے اجتماعی دعاء کے ثبوت کا اشتباہ ہو سکتا ہے:

① من ادب الی عاتیم الداعی والمستمع، ن، م، ۱۵، س (حسن حسین ص ۵)

قوله تعالیٰ قد اجیبت دعوتكما کے تحت کتب تفسیر میں ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کیا۔

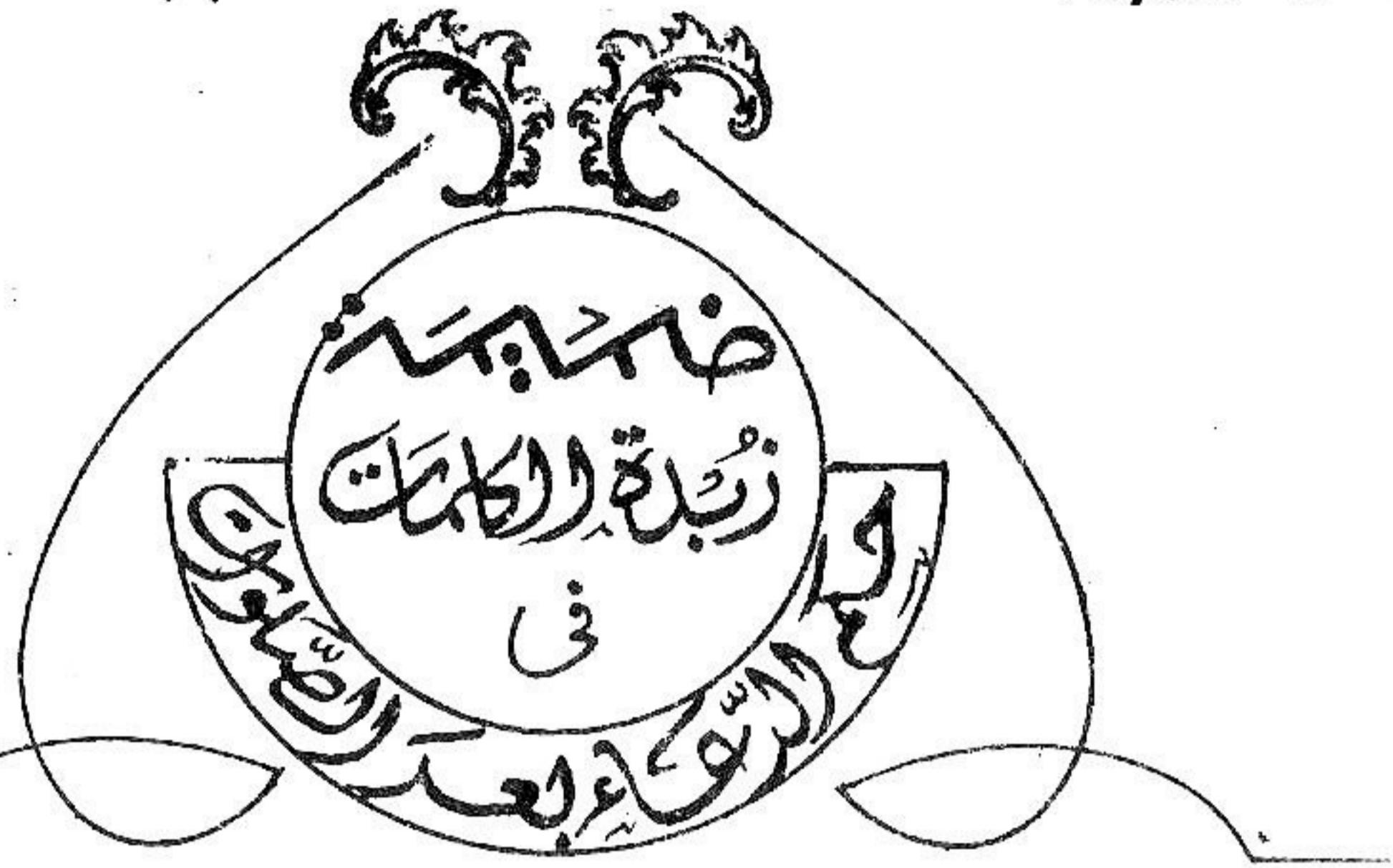
③ حضرت سعد بن ابی وقار اور حضرت عبد اللہ بن حوش رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوہ احد میں اس طرح دعا فرمائی کہ پہلے ایک لے دعا کی اس پر دوسرا نے آمین کی، پھر دوسرا نے دعا کی اس پر پہلے نے آمین کی۔

④ لا يحتمم ملائيد عو بعضاهم ويؤمن بعض الا اجا بهم الله (تخيص الذهبي مع المستدرك ص ۲۷۳)

ان روایات کا نماز کے بعد والی دعا سے کوئی تعلق نہیں، یہ سب اس صورت سے متعلق ہیں کہ کوئی شخص دعا کر رہا ہو اتفاقاً کسی دوسرے نے سُن لی تو وہ اس پر آمین کے، نماز کے بعد تو ہر شخص کے لئے موقع دعا ہے، پھر ہر شخص کا مقصد الگ ہوتا ہے، ہر شخص اپنے مقصد کے لئے دعا میں مشغول ہو گا تو دوسرے کی دعا پر آمین کیسے کہے گا؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ پانچ بار علانیہ باجماعت نماز ادا فرماتے تھے، اگر آپ نے نماز کے بعد کبھی اجتماعی دعا فرمائی ہوتی تو اس کو کوئی مستفسس تو نقل کرتا، مگر ذیخرہ حدیث میں اس کا ہمیں نہیں ملتا، اگر اس کا استحباب تسلیم بھی کرنیا جائے تو التزام ہر صورت برعمت ہے، وفقنا اللہ العجیب لما یحب ویرضی، فقط واللہ تعالیٰ عالم،

(رضیمہ تتمہ میں) ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ



سوال: آپ نے احسن الفتاوى جلد سوم ص ۶ پر بحوالہ مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ ایک روایت نقل کی ہے؟

عن الاسود العامري عن ابي رضي الله تعالى عنه قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم الفجر فلم اسم احرف ورفع يديه ودعى الحديث.

(مصنف ابن ابی شیبہ)

حالانکہ مصنف ابو بکر علیہ دوم مطبوعہ مکتبہ امدادیہ مکتبۃ المکرمۃ میں یہ روایت ان حرف تک ہے و رقم یدیہ و دعا کے الفاظ موجود نہیں ہیں، حالانکہ آپ کا مستدل یہی الفاظ ہیں، اہذا مہربانی فرما کر بتائیں کہ یہ روایت انہی الفاظ کے ساتھ مصنف کی کسی دوسری جملہ میں ہے؟ اور راگر کسی دوسری جملہ میں یہ زیادتی نہیں ہے تو اصل کتاب سے یہ الفاظ کیسے ساقط ہوئے؟ والسلام

الجواب باس عما هم الصواب

میں نے یہ روایت امداد الفتاوى اور زخاریس مرجوہ سے نقل کی تھی، مجموعۃ الفتاوى کا حوالہ بھی غالباً انفاس مرجوہ ہی سے نقل کیا تھا، اس وقت مصنف ابن ابی شیبہ دارالافتخار میں نہیں تھی اس لئے اس کی طرف رجوع نہ کیا جاسکا، علاوہ ازین حضرت حکیم لامۃ الرحمۃ مولانا کفایۃ اللہ رحمہما اللہ تعالیٰ پر اعتماد کی بنوار پر اصل کی طرف مراجعہ کی ضرورت دو سنہ کی۔

آپ کا اشکال موصول ہوتا تو دارالافتخار کے علماء کو تفتیش پر بھایا، انھوں نے تفتیش

مگر ان پانچ شواہد مذکورہ سے ثابت ہوا کہ موصوف سے نقل میں تسامح ہوا ہے حقیقت یہ کہ اس روایت میں ورفع یدیہ و دعا کے الفاظ نہیں۔

مزید شواہد :

۶) امامنسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی باب کے تحت اور کرتیں و سائط میں اسی مذکورہ روایت ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں (سنن النساۃ حسنۃ السنن)

۷) وہذا نقل الامام البیهقی (حمد اللہ تعالیٰ سنن الکبیری ح ۱۸۳ ج ۲) سمع شد اور یہ حقیقت بلا خبر روزا شن کی طرح عیاں ہو گئی کہ اس روایت میں یہ الفاظ نہیں۔ حاصل یہ کہ استہانی کوشش کے باوجود اس روایت میں ورفع یدیہ و دعا کی زیادۃ کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ دعا بعد الفرائض میں رفع یدیں متعلق صرف یہی ایک روایت قابل اعتقاد تھی، اس میں بھی یہ زیادۃ ثابت نہ ہو سکی۔

رہایہ استدلال کہ مطاق دعاء میں رفع یدیں بالاتفاق مستحب ہے اور دعا بعد الفرائض بھی اس کالیہ میں داخل ہے۔

یہ استدلال اس لئے صحیح نہیں کہ ادعیہ بعد المکتوبات کے بارے میں دو قسم کی روایاتیں:

۱) الفاظ مخصوصہ باuthorہ۔

ان میں رفع یدیں اس لئے صحیح نہیں کہ مواضع مخصوصہ کے لئے الفاظ مخصوصہ میں عدم رفع یدیں پر اجماع ہے۔

۲) وہ روایات جن میں در المکتوبات کو مواضع اجابت دعا میں شمار کیا گیا ہے ان میں یہ امر غور طلب ہے کہ جو عمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ پانچ بار مسجد میں بہت بڑے مجاہع میں علانیہ کیا ہو، اس کا روایات کثیرہ صحیحہ صریحہ سے منقول ہونا لازم ہے جو یہاں مفقود ہے، فانتفی المزدوم۔

لہذا ان روایات کا کوئی ایسا محمل قرار دینا لازم ہے جو کلیہ مذکورہ کے خلاف نہ ہو، اور وہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اس موقع کے بارے میں ہے کہ جب کوئی ادعیہ مأثورہ سے ہٹ کر کوئی خاص حاجت طلب کرنا چاہے، وہ بھی اس شرط سے کہ دوسروں کے سامنے التزام نہ کرے تاکہ کسی کو اس کے مسنون ہونے کا خیال نہ ہو۔

ان روایات کے حاجت خاصہ کے بارے میں ہونے پر یہ حدیث بھی دلیل ہے:

کے مندرجہ ذیل تابع پیش کئے:

۱) یہ روایت انہی الفاظ کے ساتھ ان کتابوں میں موجود ہے، مجموعۃ الفتاویٰ بهماں خلاصۃ الفتاویٰ ص ۱۱۷ ج ۱، امداد الفتاویٰ ص ۱۶۵ ج ۱، نفائس مرغوبہ ص ۹۳ و ص ۱۱۴ و ص ۱۱۵، معارف السنن ص ۱۲۳ ج ۳۔

۲) امداد الفتاویٰ اور معارف السنن میں مصنف ابن ابی شیبہ سے نقل کرنے میں کوئی واسطہ مذکور نہیں، نفائس مرغوبہ کے چار مواضع میں سے صرف ایک جگہ مجموعۃ الفتاویٰ کا واسطہ مذکور ہے۔

۳) مجموعۃ الفتاویٰ میں یہ روایت حضرت مولانا عبد الحمی صاحب جمہ اللہ تعالیٰ نے خود نقل نہیں فرمائی، بلکہ آپ کے فتویٰ پر کچھ دوسرے علماء کے بھی دستخط ہیں، ان میں مولانا سید شریف حسین صاحب نے یہ روایت لکھی ہے۔

۴) حضرت مفتی جمیل احمد صاحب نے بواسطہ "رفع الیدين" محمد بن عبد الرحمن الزبیدی نقل کی ہے۔

۵) مصنف ابن ابی شیبہ کے باب ماذا یقول الرجل اذا انصرف میں یہ روایت نہیں ملی، باب من کان یستحب اذا سلمہ ان یقوم اوینحرف میں یہ روایت ہے اور وہ صرف اسی حد تک ہے جو آپ نے لکھی ہے۔

۶) مطابع ذیل کی مطبوعات کی طرف رجوع کیا گیا، سب کو متفق پایا:

۱) المکتبۃ الامدادیۃ مکہ المکرہ۔

۲) مطبعة الاقبال البرقية ملتان۔

۳) حیدر آباد دکن۔

۴) الدار السلفیۃ بمبئی۔

۵) ادارۃ القرآن کراچی۔

آخری تین مطابع میں سے ایک کی مطبوع اصل ہے، یقینہ دونے اسی کا چرخہ لے کر چھاپا ہے۔

تفقیش کے تابع بالا سے علوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالاسباب مصنفین نے یہ روایت نقل کرنے میں مولانا سید شریف حسین صاحب کی تحریر پر اعتماد فرمایا ہے۔

ذالجلال والاكرام -

عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم لم يجلس الا مقدار ما يقول الله انت السلام و منك السلام تبارك يا ذالجلال والاكرام -

عن سعيد بن جبير رحمه الله تعالى قال كان لنا اماما ذكر من فضله اذا سلم تقدم -

عن ابي بحاز رحمه الله تعالى قال كل ملوكه بعد هاتقطع فتحول الى العصا والفسر -

عن مجاهد رحمه الله تعالى قال اما المغرب فلا تدع ان تحول -

عن الحسن رحمه الله تعالى انه كان اذا سلم انحرف او قام سريعا -

عن ابن طاوس عن ابيه رحمه الله تعالى انه كان اذا سلم قام فذهب كما هو ولم يجلس -

عن ابراهيم رحمه الله تعالى انه كان اذا سلم انحرف واستقبل القوم -

عن جابر بن يزيد الاسود العامري عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال صلیت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر فلما سلم انحرف -

ان عديا رضي الله تعالى عنه لما انصرف استقبل القوم بوجهه -

(مصنف ابن ابي شيبة ص ۲۳۲، ۲۳۳)

عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه في شيء من الدعاء الا في الاستسقاء (مصنف ابن ابي شيبة ص ۲۸۱، ۲۸۲)

وخرج عبد الرزاق رحمه الله تعالى :

ان ابا بكر رضي الله تعالى عنه كان اذا سلم عن يمينه وعن شماليه قال: السلام عليكم ورحمة الله ثم انقتل سأعتذر كأنما كان جالسا على الرضف -

كان ابوبكر رضي الله تعالى عنه اذا سلم كانه على الرضف حتى ينفعن -

عن ابن سيرين قال: قلت لابن عمر رضي الله تعالى عنهم اذا سلم الامام انحرف؟

قال كان الامام اذا سلم انكفت وانكفت نامعه -

عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: اذا سلم الامام فليقيم والافلينحرف عن مجلسه -

قلت: فيجوزه ان ينحرف عن مجلسه ويستقبل القبلة؟ قال الانحراف

من كانت لها الى الله حاجة فليس لها دبر صلوة مكتوبة (مصابح الظلام) كلية مذكورة سے اس خیال کا ابطال بھی ہو گیا کہ اس بارے میں مصنف ابن ابی شيبة کی روایت زیرینہ کے علاوہ بھی ایک روایت ضعیفہ "زبدۃ الكلمات" میں نقل کی گئی ہے اور فضائل میں ضعیف روایت بھی چل جاتی ہے -

"زبدۃ الكلمات" میں رفع یدين کے بارے میں دور روایتیں اور ہیں، ثالثہ و رابعہ، پہ دو نوں نوافل سے متعلق ہیں، روایت ثالثہ میں اس پر یہ شواہد ہیں:

① دعاء بعد الفرض سے متعلقہ روایات کثیرہ صحیحہ کے خلاف ہے۔

② کلمیہ "دعاء بالفاظ مخصوصہ فی مواضع مخصوصہ میں عدم رفع یدين" کے خلاف ہے۔

③ حدیث کے سیاق سے ثابت ہوتا ہے کہ شخص دوسروں کے سامنے افراد انماز پڑھ رہا تھا، جس سے ظاہر ہے کہ نفل نماز تھی۔

④ وبكل حال لا اقل من الاحتمال وهو كاف لابطال الاستدلال.

روایت رابعہ میں الصلوة مثنی مثنی ارادہ نافلہ پر نص ہے۔ والله سبحانه وتعالی اعلم

و شوال حکم الله

الروايات المزيفة

اخراج ابن ابی شيبة رحمه الله تعالى:

كان عبد الله رضي الله تعالى عنه اذا قضى الصلوة انقتل سريعا فاما ان يقوم واما ان ينحرف -

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: كان الاماًم اذا سلم فما قال خالد انحرف -

عن ابی زین قال صلیت خلف على رضي الله تعالى عنه فسلم عن يمينه وعن يساره ثم وثب كما هو -

قال عمر رضي الله تعالى عن جلوس الاماًم بعد التسلیم بدعة -

كان ابو عبيدة بن الجراح رضي الله تعالى عنه اذا سلم كأنه على الرضف حتى ينفع عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا سلم لم يقعد الا مقدار ما يقول الله انت السلام و منك السلام تبارك يا

بایسی مکانیک اسلام و مارکت مکانیک

ان روایات کی وجہ سے حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرستے ہیں کہ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں امام فرض کے سلام کے بعد جلدی سنتوں کے لئے اٹھ جائے، اللهم انت السلام الخ کی مقدار سے زیادہ تا خیر مکروہ ہے۔

نیزان روایات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ فرض کے بعد کی دعاء میں رفع درس نہیں۔

الدُّخُولُ بِالْمُنْزَهَةِ

قال العلامة الحموي رحمه الله تعالى : صرحت ابن الحجر (رحمه الله تعالى) بأن الاجتماع للداعم برفقه (الوابد) بداعته، أقول ما قال ابن الحجر هو المحق الذي لا مروية فيه فان تعرفيه اليه لست ملحداً في عليه (شرح الإشارة والنظائر ص ٢٣٦ ج ٢)

٤٠ وقال الشیخ عبد الحق الدلولی رحمہ اللہ تعالیٰ : این دعا کرہ المکرم
ساید بعد اسلام میکنند و مستعد یاں آئیں میگویند چنانچہ الآن در دیار عرب و عجم
تھا و نہ است از عادۃ سعیر خداصل اللہ علیہ وسلم نبود و درین باب صحیح حدیث ثابت فرشدہ -
(شرح صفر السعادۃ ص۲)

٢٣) وقال الإمام مالك رحمه الله تعالى : في امام مسجد الجماعة او مسجد من
عشرة العتائيل قال اذا سلم فليقيم ولا يقتضي الصلوات كلها (قال) واما اذا كان
الامام في السفر او امام في فناكه ليس بامام جماعة فاذا سلم فان شاء تدعي وان
شاء اقام (يعني اصطب) قال ابن وهب عن يوسف بن يزير ان ابا الزناد
اخبره قال سمعت خارجة بن ذئبل ابن ثابت يتعجب على الامامة فعودهم بعد التسلیم
وقال انتما كأنتم الامامة ساعة تصاهر ثم تفاجر بها انها ، قال ابن وهب وله عن
ابن شهاب انهما السنة ، قال ابن وهب وقال ابن مسعود رضي الله تعالى عنه
عن عائشة الرضي عن النبي صلى الله عليه وسلم (من ذلك) ، قال وبالغنى عن ابي بكر الصديق رضي الله تعالى
انه كان اذا سلم لكانه على الرضف حتى يقوم وان عمر بن الخطاب في اللائق
قال حاوسه بعد المسلا (الحديث رقم ١٦٧١ اجر)

۱۳ آنچوں مصی کے مشہور محقق امام ابوالحاق ابراہیم بن موسی شاہی رحمۃ اللہ علیہ
کتاب "الاعتصام" میں بہت سبب ہے، اسلوب بیان و تفہیم الیسی بات

ان يغريب او يسترق عن غير واحده -

صلى الله علی خالق ابراهیم النبی و رحمنه اللہ تعالیٰ فلمّا ان سلم ان حرف فقال:
لست من السنة ان تقعد حتى تقوم ثم تقعد بعد ان شاء اللہ -

ان سعیداً بن جبیر رحمه اللہ تعالیٰ قال لیست من السنۃ ان یقعد حتی یقوم فلما
تکام قال حلس یعنی شرق او بغربی فاما ان یستقبل القبلۃ فلا

عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه انه كان اذا سلم قام عن مجلسه او انحرف

مشرقًا و مغارباً -

عن أبي البختري قال: إن عبيدة رضي الله تعالى عنه أخذ بيديه أذن مسمع صوت المصعب بن الزبير رضي الله تعالى عنه وهو يقول لا إله إلا الله والله أكبر مستقبلاً القناة بعد ما سلم عن الصلوة فقال عبيدة ماله قاتله الله نعذر بالبلاء.

عن عطاء رحمة الله تعالى مثله كان يجلس الاماً بعد ما يسلم واقول أنا : التسلیم
الآخر او) قارئ ما يستعمله (مصنف على الوراق ص ٢٣٣ تا ٢ ج ٢٣٣

وَأَخْرُجِ النَّسَاءَ فِي دِرْجَاتٍ رَّحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى :

عن النس بن مالك رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أخف الناس
صلوة في تمام قيل وصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان ساعة يسلم يقوم
ثم صليت مع أبي بكر رضي الله تعالى عنه فكان اذا سلم وثبت مكانه كأنه يقوم عن رضفه
تفجر عيناه ببريق ونور المصري ولهم افراد ، والله اعلم .

عن أبي ذئن حسن على الرضف -

ورويَّاً عنْ عَلَى رَهْبَنِيَّةِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ -
عَنْ أَبِي الزَّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ رَحْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى وَقَدْ يَعْبَدُ عَلَى
الْإِيمَانِ جَلوْسًا هُمْ فِي صَهْلِ وَتَاهِمْ بَعْدَ أَنْ يَسْلِمُوا وَيَقُولُ الْسَّلَامُ فِي ذَلِكَ الْأَنْتِيقُومُ
الْأَمَّاَمُ سَاعَةَ نَسْلَمَ -

لهم إنا نسألك سلامك وسلام آله وآله وآله -

ويذكرو عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه والله اعلم (السنن الكبرى) ط ٢

دل میں ارتقی چل جاتی ہے۔

بدعت کے بارے میں ایک تفصیل عرصہ سے میرے ذہن میں تھی جو کسی کتاب میں نظر نہیں گز ری تھی، مگر یہ حقیقت ایسی واضح ہے کہ اس کے لئے کسی تائید کی حاجت نہیں، اس لئے کتب میں تلاش کرنے کی طرف توجہ نہ دی۔

اچانک ”الاعتصام“ میں وہی تفصیل دیکھ بہت سستہ ہوئی، والحمد لله۔ امام شاطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”الاعتصام“ میں دعا بطریق مرجح کے بارے میں بھی اپنے مخصوص انداز میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات خلفاء، و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشادات اور اتنے تعامل سے اس دعاء کا بدعت ہونا ثابت کیا ہے، اسکے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

وقال مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فی المدحنة: انا سالم فلیقعم ولا یقعد الا ان یكون فی سفرا و فنا.

وقد نقل ابن بطال عن علماء السلف انکار ذلك والتشدد به فی علی من فعله بمافیہ کفاية۔

هذا ما نقله الشیخ بعد ان جعل الدعاء باشر الصلوٰۃ بھیئتہ الاجتماع دائمًا بدعة قبیحة واستدل على عدم ذلك بما في الزمان الاول بسنّة القیام والانحراف لانه مناف للدعاء لهم وتأمینهم على دعائة بخلاف الذي كروه على الانسان لنفسه فان الانحراف وذهب انسان لحجته غير مناف لهم.

ما زال الانكار عليهم من الأئمة فقد نقل الطرطوشی عن ما قال رحمہ اللہ تعالیٰ فی ذلك اشياء تخدم المسألة فحصل انکار مالک رحمہ اللہ تعالیٰ لهافي زمانه وانکار الإمام الطرطوشی رحمہ اللہ تعالیٰ فی زمانه، واتبع هذى الصحابة وھن الصحابة ثم القرآن قد عذر ذلك من المدعى المکروهۃ على مذهب مالک رحمہ اللہ تعالیٰ وصلمه ولهم ينكروا عليه اهل زمانه فيما نعلمهم مع زعمه ان من البدع ما هو حسن۔

ثُمَّ الشِّيُوخُ الَّذِينَ كَانُوا بِالْأَنْدَسِ حِينَ دَخَلُوهَا هَذِهِ الْبَدْعَةَ حَسِبَمَا يَذَكُّرُ بِحَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى انْكَرُوهَا، وَكَانَ مِنْ مُعْتَدِدِهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ مِنْ هُبْهُ مَالِكِ

رحمہ اللہ تعالیٰ، وَكَانَ النَّاهِدُ الْوَعْدِيُّ اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَمِيزَهُ الْوَعْدُ رَبُّ الْعَوْنَانِ
الميرتلی رحمہ اللہ تعالیٰ ملتزمین لترکھا (الاعتصام ص ۲۵۲، ۲۵۳)

ان حضرات کے ہاں احادیث الانصراف الى المأمورین اس پر محول ہیں کہ مأمورین سے خطاب مقصود ہو کہا یاظہر من تلك الاحادیث۔

اور عند الاحناف رحمہم اللہ تعالیٰ فهو عصر کے ساتھ مختص ہیں، ان دونوں نازوں کے بعد سنن نہونے کی وجہ سے ناز سے فارغ ہونے کے بعد امام کا اپنی جگہ جلوس جائز ہے بشرطیکہ قراءۃ اور اداء وادعیہ میں امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی رابطہ نہ رہے۔

حاصل کلام:

زبدۃ الكلمات مع ضمیمه میں مندرجہ تحقیقات کا حاصل یہ ہے:

- ① ناز کے بعد اجتماعی دعاء کا مروجہ طریقہ بالاجماع بدعت قبیحہ شنیعہ ہے۔
- ② دعاء بعد الفراغ میں رفع یہین نہیں، الا ان یہ عوایض الماجھۃ خاصۃ۔
- ③ امام مالک و امام طرطوشی اور ان دونوں کے اصحاب رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر نماز کے بعد فارغ ہوتے ہی فوراً امام کا اپنی جگہ سے بڑھ جانا لازم ہے۔

④ عند الاحناف رحمہم اللہ تعالیٰ بھی امام کا فهو عصر کے سوانح نماز کے بینہ بینہ باختلافاً او دعاء اللہ تھق انت السلام الخ سے زیادہ دیر بیٹھنا مکروہ ہے، اس دعاء میں نہ رفع یہین ہے نہ اجتماعیت امام و مقتدی ہر شخص بلا رفع یہین سڑا انفرادی مختصی دعاء مانگ کر سنتوں میں شغول ہو جائے۔

فهو عصر کے بعد بیٹھنا اس شرط سے جائز ہے کہ اور اداء وادعیہ میں امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی رابطہ نہ رہے، نماز کے بعد کی دعاء میں اجتماعیت بدعت ہے، امام ہو یا مقتدی ہر شخص اپنے طور پر انفرادی سڑا بلا رفع یہین دعاء مانگے، فرض کے بعد کی دعاء میں رفع یہین نہیں، البته کبھی کبھا کسی خاص ضرورت سے کوئی دعا زمانہ نگنا چاہے تو رفع یہین کر سکتا ہے مگر دوسروں کے سامنے التراجمہ کر لے تاکہ کسی کو فرض کے بعد کی دعاء میں رفع یہین کے مسئلین ہونے کا شبہ نہ ہو۔

- ⑤ نوافل کے بعد انفرادی ہاتھ آٹھا کر طویل دعاء مسنون ہے۔

لكن لفراز في رواية انه صل الله عليه وسلم هل كان يرفع يديه ويسعّرها في الدعاء الذي كان يد عواد الصلوة ايضاً ام لا؟ (وبعد اسطر) وهذا يعنّي ان رفع اليدى لم يكن في الدعاء الذي بعد الصلوة الا انه لما ذكر اليه في مطلق الدعاء استحبه العلماء في خصوص هذه الدعاء ايضاً (السعاية ص ٢٥٣)

٢) وقال العلامة المؤرشاہ الشمیری رحمه الله تعالى :
نعم نحن نحكم بكونها بدعة اذا افضى الامر الى التكير على من ترکها .

(فيض البارى ص ١٧٣)

٣) وقال ايضاً :

واعلمون الادعية. هذه الهيئة الكنائسية لم يثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم او لم يثبت عنه رفع اليدى دين الصلوات في الدعوات .

(فيض البارى ص ١٦٤)

٤) وقال ايضاً :

شعلون السنة الاكثرية بعد الصلوة الانصراف الى البيوت بدون سكت الابقدار خروج الشامر وكان في الاذكار كل امير نفسه ولو ثبتت شاكلة الوجاهة فيها كما هو معروف الان (فيض البارى ص ٢٣٢)

٥) وقال ايضاً :

وليمعلمون الهيئة الاجتماعية برفع اليدى المتعارفة في العصر بعد المكتوبة نادرة في زمانه عليه السلام وثبت بعد النافلة من الاستقاء وواقعة في بيت ام سليم (العرف الشذوذ ص ٩٥)

٦) وقال ايضاً :

واسند بعض بحوث الباحث على الدعاء بعد المكتوبة بالهيئة المتعارفة لاهل العصر والحال انه لا يدل عليه فانه ليس فيه ذكر انهم دعو مجتمعين (العرف الشذوذ ص ٩٦)

٧) وقال ايضاً :

اما الامور المحدثة من عقد صورۃ الجماعة للدعاء كجماعة القنوار والإنكار

٨) دعا ركع اجتماع بدعى بـ، البدة کسى دوسی مقصود کے لئے اجتماع ہو تو اس میں اجتماعی دعاء جائز ہے۔ والله الہادی الی سبیل الرشاد وہو العاصم من المحتلۃ فی الدین والبدع والضلال .

٩) ربیع الاول سنبلہ

کلمۃ الجامع

حضرت اقدس فقید العصر را است بر کائن کا معمول ہے کہ افقاء میں عصر حاضر و ماضی قریب کے لا ابر علامہ کے قول سے استدلال فہیں فرمادے، کلیہ "الافت فلائق" کے تحت فرمی ترین مشہور و معنی المعرفہ الحکیم اللہ تعالیٰ کی تحقیقات کے (سنوار فرمادے) ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرمادی کے بعد احمد بن حنبل و حنفیہ بالخصوص

حضرت اقدس را است بر کائن کی تحقیقی لا کابر کے خلاف ہے۔

وں کا یہ خیال اس سے باطل اور حقیقت ہے نہ لاؤ اپنیہت پہنچ کر، دیسے توہین کے لزدہ کی فرض سے مسئلہ نظر ہے متعلق حضرت فقید العصر کے رسالت "زیرۃ الکلام" کے آخری آیے کی موافق میں عصر حاضر و ماضی قریب کے لا ابر علامہ کی خیر لارجی پیش کی جاتی ہیں، واللہ الہادی الی سبیل الرشاد (جامع)

١) قال الشیخ عبد الحق المحدث الدھلوی رحمہ الله تعالیٰ :
اماين دعاء کہ ائمۃ مساجد بعد اسلام می کند و مقتدیان آئین آمین می گویند چنانچہ الان در دیار عرب بعمر متعارف است از عادۃ ہیغہ خدا علی الشرع علیکم نبود و درین باب پیغمبر محدث ثابت نشدہ (شرح سفر السعادة ص ۹)

٢) وقال العلامة عبد الحق المكتوی رحمہ الله تعالیٰ :
ی طریقہ جو نی زمانا مردی جسے کہ ایام بعد اسلام کے ساتھ رفع یہیں کے دھار مانگتا ہے اور مقتدی آمین کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا صحیح الفتاوى ص ١٦١)

٣) وقال ايضاً :

حسن الفتاوى جلد ١٠

باصفحة الصلوة وما يتعلق بها

على تاركها ونضبء اماماً ثم اشتهر به فيه وغير ذلك من قلة العلم وكثرة المكتوبات
والجاهل امام مفترط او مفترط (نفائس مرغوبه ص ٣٢)

(١٠) وقال العلامة محمد اعزاز على المفتى الاعظم بدارالعلوم ديوين:
تعلم ان المحققيين من علماء زماننا ما انكروا انكارا شديداً على هذا
الاستقبال والدعى الى الائمة من قبل التلازم ما لا يلزم ولكونه على سبيل التداعي
وهذا من مجازة حدود الله تعالى (حاشية نور الايضا ٤٩ ص ١٩)

(١١) وقال المفتى الاعظم محمد شفيق رحمة الله تعالى:
اور سنت يحيى كفرض نماز كبعده كون اجتماعي بسيط نسباتي جاءت بذلك هر
شخص آزادانه طور پسته، نظمه، دعائين، درود جنس کام میں چاہے لگ جائے
اس کے خلاف ایک مستقل شریعت اجتماعی بیست کی ایجاد کردی (احکام دعا، ص ١٥)

(١٢) وقال الشيخ البوزری رحمة الله تعالى:
وقد ذكر اصحابنا حاجات خاصة لم تكن سنة مسقته له صالح الله
عليه وسلم ولا الصحابة رضي الله عنهم (معارف السنن ص ٢٢٣ ج ٢)

(١٣) وقال ايضاً:
قد راج في كثير من ابلاد المغاربة بالهيئة الاجتماعية رافعین ایدیکھم
بعد الصلاوة المكتوبة ولو بحسب ذاتی في عهد وصلی الله علیہ وسلم وبالاخضر
بالمواظبة فهم ثبیث ادعیة کثیرة بالموات ز بعد المكتوبة ولكن بغير رفع الایدی
ومن غير هيئة اجتماعية رمما رمما (معارف السنن ص ٢٣ ج ٣)

(١٤) وقال ايضاً:
ويقول بعض اهل العصر من الحنفیة لما ثبت الى عامه بتلک الهيئة
في موضع ذکرها الى دبر المكتوبات ايضاً ويستدل لذلک بالعموم قال شيخنا
اول ان الاحتیاج بالعموم ائمہ یعنی فيما لم یجد للخاص حکم علیی حملة،
نفس شیوه الرفع في الاعمار امر آخر ان الادعیة عنده صلی الله علیہ وسلم
ر اثر المكتوبات لم یثبت فيها الرفع (معارف السنن ص ٢٣ ج ٣)

(١٥) وقال المفتى الاعظم بینغله دیش نیض الله رحمة الله تعالى:
زبدۃ الكلمات

باب صفة بصلة وما يتعلق بها

حسن الفتاوى جلد ١٠

نعم : قراءة بعض الفاظ الاذکار وبعض الفاظ الادعیة بعد المكتوبات
ثابتة مسنونة يقیناً لكن على طور الانفراد بغير رفع الایدی لا على طور
الهيئة الاجتماعية رافعین الایدی (احکام الدعوات المروجة ص ٣٢)

(١٦) وقال ايضاً :

بايد دانست که راویان کرام بهم اقوال و افعال و احوال آن حضرت صلی الله علیہ وسلم
رالبالغیت اهتمام و بنهایت اعتناء روایت کرده اند حتی که آن چنان عبادات و اذکار
خفیه را هم بیان نموده که در شب تاریک در آن درون خانه منفرد ازو کے صلی الله علیہ وسلم
بعمل آنده بلکه بعده آن چنان حرکات نادره را هم روایت نموده اند که آنها عبادت
آنده طاعت، محض بطور اتفاق بمحیثیت عادت ازو کے سرزنشه مشلاً بسوئے
آسمان نگریسته خنده دین و در حالت تفکر بسر عصاز میں را کندیدن و امثال آنها کما
خفی علی من لئے مارسته بكتب الاحادیث، پس چگونه نہ تو اندیود که عبادتے علایم بر سر
نماعت ازو کے بعمل آید و یعنی راوی آن را روایت نکند۔ این امر فقط بعید بیست بلکه
رقبیں محل است پیشتر بدینکد آن حضرت صلی الله علیہ وسلم در نماز بخی بار در حمایت امام
ووده اند اگر درین حدت طولیه بعد نماز بکیار هم با همہ مقتدیان دست برداشته مناجات کرده
اشد بدین بیست کذایی که درین زمان مرجح است ضرور راویان کرام آن را بنهایت اهتمام
روایت کردن کے ویرایش اثبات آنکه بقیه اس بیکر احتیاج تراشند کے لیکن درایع حدیث
یعنی یاضیف بلکه در حدیث موضع هم بدین بیست کذایی اجتماعیه موجود مناجات کردن
زو کے صلی الله علیہ وسلم نیامده بلکه از صحابی وتابعین وامم مجتهدین هم این چنین مناجات
صلایح نشده۔ با وجود رای نقل نقل بذخودن یقیناً دلیل عدم شریعت است۔
(احکام الدعوات المروجة ص ٣٢)

(١٧) وقال العلامۃ ابو القاسم رحمة الله تعالى:

الغرض فرض نماز کے سلام کے بعد تمام اور اس کے مقتدیوں کا عمل کر سکا نہیں
رکعت سیئة ہے (عماد الدین ص ٣٩ مطبوعہ لا جور)

(١٨) وقال العلامۃ منظور احمد النعائی مدد ظلم:

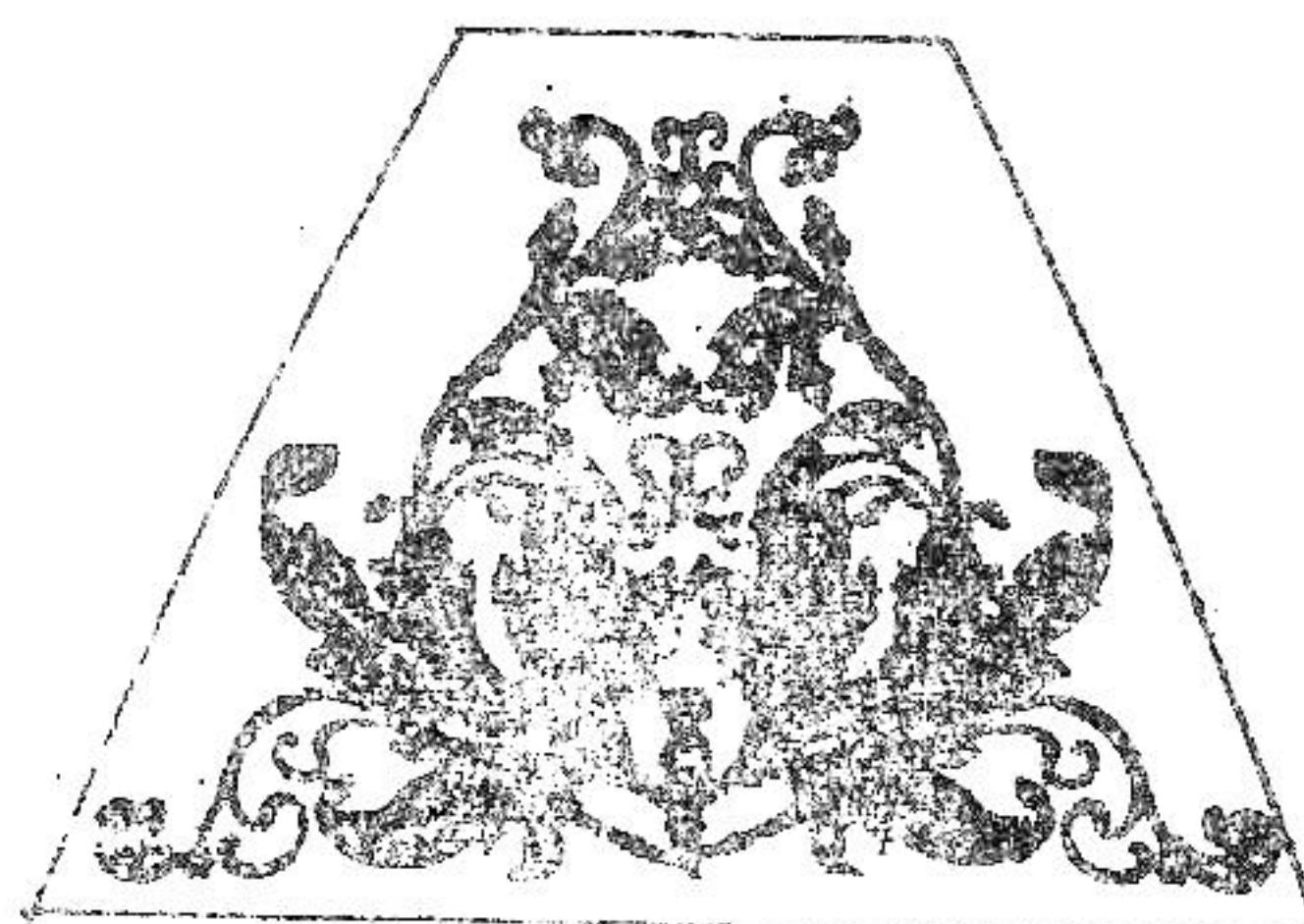
سلام کے بعد ذکر و دعاء کے بارے میں بحودیثیں اور ہر منکر ہوئیں ان سے یہ تو

معلوم ہو چکا کہ نماز کے خاتمه پر یعنی سلام کے بعد ذکر و دعا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علاً بھی ثابت ہے اور تعلیماً بھی اور اس سے انکار کی کوئی کنجماش نہیں ہے، لیکن یہ جو رواج ہے کہ سلام پھر نے کے بعد دعا میں بھی مقتدی نمازی کی طرح امام کے پابند رہتے ہیں حتیٰ کہ اگر کسی کو جلد کی جانے کی ضرورت ہوتی بھی امام سے پہلے اس کا اٹھ جانا برا سمجھا جانا ہے، یہ بالکل بے اصل ہے بلکہ قابل اصلاح ہے، امام اقتدار کا رابطہ سلام پھر نے پر ختم ہو جانا ہے۔

الفرقان لکھنؤ جلد ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ شمارہ ۲۷ ص ۷

۱۹. وقال ايضاً :

یہ جو رواج ہے کہ سلام پھر نے کے بعد دعا، میں بھی مقتدی نمازی کی طرح امام کے پابند رہتے ہیں، حتیٰ کہ اگر کسی کو جلد کی جانے کی ضرورت ہوتی بھی امام سے پہلے اس کا اٹھ جانا برا سمجھا جانا ہے، یہ بالکل بے اصل ہے بلکہ قابل اصلاح ہے، امام اور اقتدار کا رابطہ سلام پھر نے پر ختم ہو جانا ہے، اس لئے سلام کے بعد دعا، میں امام کی اقتدار اور پابندی ضروری نہیں، چاہے تو شخص دعا کر کے امام سے پہلے اٹھ جائے اور چاہے تو اپنے ذوق کے مطابق دیر تک دعا کرتا رہے (معارف الحدیث ص ۲۲۳ ج ۲)



فہرست موالع و رسائل

فقیر العصر رضی اللہ عنہ عظیم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

نو ر شید (حالات و ارشادات)	چشم آزادی	شانہ بار
تبغیث و شرعی حیثیت اور حدود	لیڈی کا زہر	پردہ شرعی
تبیغ جمعت و رقائق کروڑ کا ثواب	منکرات محرم	حریقتہ مسح و تجنم
رحمت و رحمت میں ہے کافی نہ اکثر	جہاد	سیاسی فتنے
مسلم جہاد کے بغیر تکمیل تبیغ ممکن نہیں	شدی مبارک	رسالت مسلمان
علم کے مطابق عمل کیوں نہیں ہوتا؟	رمضان و محبت	ہر پریشانی کا اعلان
بد عات مرفوجہ اور رسول باطلہ	مسجد غرضت	سیاست اسلامیہ
سود خور سے اللہ اور رسول ﷺ کا اعلان جنگ	ربیع الاول میں جوش محبت	حقوق القرآن
مودودی صاحب اور تحریب اسلام	وقت کی قیمت	ایمان کی کسوٹی
مرض و موت الحکام شرعیہ اور رسول باطلہ	مسسم خوابیدہ	زندگی کا گوشوارہ
تعلیم و تبلیغ اور جہاد کیلئے کثرت ذکر کی ضرورت	اطاعت امیر	صراط مستقیم
ایمان تعالیٰ فی سبیل اللہ اور تبلیغ لازم و ملزم	ترک گناہ	مراقبہ موت
شریعت کے مطابق تقسیم و راثت کی اہمیت	حافظت نظر	جامعۃ الرشید
قرآن کے خلاف کمپیوٹری سازش	استمرار و استخارہ	قریانی کی حقیقت
لشکر محمدی طالبان کے لئے مہشرافت	آپ بھی	گھستان ول
القول الصواب فی تحقیق مسئلہ المحادیب	استقامت	محبت الہیہ
تماروں کے بعد دعاء مصافحہ و معافیہ	غیبت پر عذاب	دینداری کے نقاشے
تفہم انصار حدیث	ذکری فرق	مسلم پسرو اور توکل
منی آرڈر یا ذراف کے ذریعہ کتب منگوانے کا پتا	بعض ضروری مسائل حج	تماروں کے بعد دعاء مصافحہ و معافیہ
کتاب کھل اسادات سینہ بالمقابل دارالافتاء والارشاد - ناظم آباد کراچی	فہرست کتاب	حقیقت شیعہ
فون نمبر 6683301، فیکس نمبر 021-6623814	فون نمبر 1829-89، جیب بیک لیبند البدرا سکواز براج کراچی	

کتابوں اور کیسٹوں کی مکمل فہرست کتاب گھر سے حاصل کریں

منی آرڈر یا ذراف کے ذریعہ کتب منگوانے کا پتا

کتاب کھل اسادات سینہ بالمقابل دارالافتاء والارشاد - ناظم آباد کراچی

فون نمبر 6683301، فیکس نمبر 021-6623814
کاؤنٹ نمبر 1829-89، جیب بیک لیبند البدرا سکواز براج کراچی